Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ازعدالتِ عظمیٰ

دگوتیجے موٹ

بنام

یونین آف انڈیا و دیگران

تاریخ فیصلہ: 16 اگست، 1993

[ایم۔این۔ وینکٹاچالیہ، چیف جسٹس اور ایس۔ موہن، جسٹس]

آئین ہند- آرٹیکل 324- عدالتی نظر ثانی- آرٹیکل کے تحت الیکشن کمیشن کے ذریعے اختیارات کا استعمال، مکمل طور پر ناقابل جائزہ قرار دیا گیا- عوامی قانون کے حقوق کو متاثر کرنے والے افعال کا استعمال کرنے والے قانونی ادارے پر عدالتی نظر ثانی جائز ہے- آرٹیکل 14، 19، 326، 51A ــــ فطری انصاف- عوامی نمائندگی ایکٹ 1950 اور 1951- پی آئی ایل۔

درخواست گزار نے ایک فعال سماجی کام گر اور موجودہ انتخابی عمل کا گہری مبصر ہونے کا دعوی کیا۔ انہوں نے موجودہ انتخابی عمل کو صاف کرنے اور الیکشن لڑنے کے واحد مقصد کے ساتھ مفادِ عامہ میں یہ درخواست دائر کی۔

انہوں نے دعوی کیا کہ انتخابی عمل کو اکثر جان بوجھ کر مسخ کیا جاتا ہے۔ نویں لوک سبھا میں آسام سے اور دسویں لوک سبھا میں جموں و کشمیر سے نمائندوں کی عدم موجودگی کو مثال کے طور پر پیش کیا گیا۔

انہوں نے دیگر باتوں کے ساتھ دعا کی کہ موجودہ لوک سبھا کے اراکین کی کارروائی اور ان کے مراعات کو روک دیا جائے؛ وزرا کی کو کام کرنے سے روک دیا جائے؛ پنجاب سے منتخب اراکین کے ووٹنگ کے حقوق اور مراعات کو روک دیا جائے: چیف الیکشن کمشنر کو کام کرنے سے روک دیا جائے؛

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اور لوک سبھا اور قانون ساز اسمبلیوں کے انتخابات اس عرضی کے زیر التواء ہونے تک اس عدالت کے اختیار، نگرانی، ہدایت اور کنٹرول کے تحت منعقد کیے جائیں۔

عرضی کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. انتخابات کا انعقاد الیکشن کمیشن کے ہاتھ میں ہے جس کے پاس آئین کے آرٹیکل 324 کے مطابق انتخابات کی نگرانی، ہدایت اور کنٹرول کا اختیار ہے۔ نتیجتاً، اگر الیکشن کمیشن کی رائے ہے کہ کسی ریاست یا اس کے کسی حصے کے خراب حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے آزادانہ اور منصفانہ انتخابات نہیں ہو سکتے تو وہ اسے ملتوی کر سکتا ہے۔ تاہم، یہ طاقت بے لگام نہیں ہے۔ عوامی قانون کے حقوق کو متاثر کرنے والے اپنے افعال کا استعمال کرنے والے قانونی ادارے پر عدالتی نظر ثانی اب بھی جائز ہو گا۔

کلائیولیوس، جوڈیشل ریمیڈیز ان پبلک لاء۔

آرٹیکل 324(1) میں قدرتی انصاف کے اصول کو شامل کرنے پر، موہندر سنگھ گل بنام چیف الیکشن کمشنر، [1978] 2 ایس سی آر 272 کا 298 اور 307 پر حوالہ دیا گیا۔

2. نتیجہ خیز موقف یہ ہے کہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آرٹیکل 324 کے تحت اختیارات کا استعمال مکمل طور پر نا قابل جائزہ نہیں ہے۔ نظر ثانی کا انحصار ہر مقدمے کے حقائق اور حالات پر ہو گا۔

3. ہر جمہوریت کے لیے انتخابات ضروری ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس طرح کے انتخابات آزادانہ اور منصفانہ ہونے چاہئیں۔

این پی پونوسوامی بنام ریٹرننگ آفیسر، نمکل حلقہ، [1952] ایس سی آر 218، 229 اور موہندر سنگھ گل بنام چیف الیکشن کمشنر، [1978] 2 ایس سی آر 285 پر حوالہ دیا گیا۔

دیوانی بنیادی دائرہ اختیار حکم: رٹ پٹیشن (دیوانی) نمبر 384 سے 386، سال 1993۔

آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت۔

درخواست گزار بذاتِ خود۔

عدالت کا فیصلہ موہن جسٹس نے سنایا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یہ رِٹ پٹیشنز مفادِ عامہ کی درخواستوں کے طور پر دائر کی گئی ہیں تاکہ عوام اور بھارت کے ووٹ دہندہ شہریوں کے بنیادی حقوق، سیاسی حقوق اور بنیادی فرائض کو نافذ کیا جا سکے، بالخصوص آرٹیکل 14 اور 19 کو آرٹیکل 326 اور 51A اور مختلف قانونی توضیعات کے ساتھ ملا کر۔

رٹ پٹیشن (دیوانی) نمبر 385، سال 1993 میں ہمارے سامنے درج ذیل دعائیں کی گئی ہیں:-

(1) جواب دہندہ 4 کو اس درخواست کے نمٹارے تک باہر نکلنے والی لوک سبھا کی کارروائی اور افعال اور اس کے اراکین کے مراعات پر روک لگانے کی ہدایت؛

(2) جواب دہندہ 4 کو ہدایت کریں کہ وہ مسٹر پی وی نرسمہاراؤ کی سربراہی میں وزرا کی کو صدر کی فوری مدد اور مشورہ دینے سے روک دے۔

(3) اس درخواست کی حتمی سماعت اور نمٹارے تک ریاست پنجاب سے منتخب اراکین پارلیمنٹ کے ووٹنگ کے حقوق اور دیگر مراعات کو روکنا۔

(4) ایک رِٹ منڈیمس یا منڈیمس کی نوعیت کی رِٹ، یا کوئی حکم/حکمِ امتناعی جاری کیا جائے، جس کے تحت مدعاعلیہ نمبر 3 کو چیف الیکشن کمشنر کے طور پر اپنے فرائض انجام دینے یا کام کرنے سے اس پٹیشن کی حتمی سماعت اور فیصلے تک روک دیا جائے

(5) مدعاعلیہ نمبر 2 اور 3 کے خلاف رٹ تاکیدی جاری کریں جس میں ان میں سے ہر ایک کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس درخواست کی حتمی سماعت اور نمٹارے تک ریاست جموں و کشمیر میں پارلیمانی عام انتخابات کے انعقاد کے ساتھ آگے نہ بڑھے۔

(6) بیان کریں کہ اس درخواست کے نمٹارے تک لوک سبھا/قانون ساز اسمبلیوں کے انتخابات یا عام انتخابات اس معزز عدالت کے اختیار، نگرانی، ہدایت اور کنٹرول کے تحت ہوں گے جب تک کہ درخواست میں درخواست کے مطابق انتظامات نہ کیے جائیں۔

(7) جواب دہندہ 1 کو آئین یا عوامی نمائندگی ایکٹ میں ترمیم کرنے یا نئی قانون سازی کرنے یا اس درخواست کی حتمی سماعت اور نمٹارے تک کوئی بڑا حکمت عملی فیصلہ لینے سے روکیں۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(8)جواب دہندہ نمبر 2 کو درخواست گزار تک رسائی حاصل کرنے کی ہدایت کریں تاکہ وہ عوامی دستاویزات اور دیگر کاغذات اور رپورٹس کو جواب دہندہ نمبر 2 کی لائبریری میں بھیج سکے، تاکہ اس درخواست کو اس معزز عدالت کے سامنے مؤثر طریقے سے آگے بڑھایا جا سکے۔ اور

(9)اس طرح کے مزید اور دیگر احکامات جاری کریں جو یہ معزز عدالت مقدمے کے حالات میں مناسب اور موزوں سمجھے۔

درخواست گزار ایک فعال سماجی کام کرہونے کا دعوی کرتا ہے۔ وہ مزید دعوی کرتا ہے کہ وہ جمہوریہ ہند میں انتخابی عمل کا گہری مبصر ہے۔ اس درخواست کو موجودہ انتخابی عمل کو صاف کرنے اور الیکشن لڑنے کے واحد مقصد کے ساتھ مفادِ عامہ میں ترجیح دی گئی ہے۔ درخواست گزار کے پاس الیکشن جیتنے کا ہر امکان ہے۔

درخواست گزار کے مطابق اس ملک میں انتخابی عمل کو اکثر جان بوجھ کر مسخ کیا جاتا ہے۔ جب دسمبر 1984 میں ملک میں پارلیمانی انتخابات ہوئے تو لوک سبھا کے لیے 14 نمائندوں کا انتخاب کرنے والی ریاست آسام کو اس بنیاد پر الگ کر دیا گیا کہ رائے دہندہ کی فہرست کو تجدید نہیں کیا گیا تھا۔ یہ آئین کے آرٹیکل 14 اور 19 کی خلاف ورزی ہے۔ ریاست آسام اور پنجاب دہشت گردی کی سرگرمیوں کا سب سے زیادہ شکار ہوئے ہیں۔ نویں لوک سبھا کی پوری میعاد کے دوران آسام کی نمائندگی نہیں تھی۔ دسویں لوک سبھا کی تشکیل آسام اور ریاست پنجاب کے نمائندوں سمیت کی گئی تھی، تاہم ریاست جموں و کشمیر کو حذف کر دیا گیا تھا۔

اس طرح، ان کے مطابق، استدعا کی طرف لے جانے والی تمام نتیجہ خیز کارروائیاں غیر قانونی ہیں۔ ذاتی طور پر پیش ہونے والا درخواست گزار اسی بات کا اعادہ کرتا ہے۔

ہر جمہوریت کے لیے انتخابات ضروری ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس طرح کے انتخابات آزادانہ اور منصفانہ ہونے چاہئیں۔ فضل علی، جسٹس این پی میں پونوسوامی بنام ریٹرننگ آفیسر، نمکل حلقہ، [1952] ایس سی آر 218، 229، جیسا کہ مہندر سنگھ گل بنام چیف الیکشن کمشنر، [1978] 2 ایس سی آر 272 میں 285 پر حوالہ دیا گیا ہے، نے اس طرح وضاحت کی:

"جمہوریت کا تصور جیسا کہ آئین میں تصور کیا گیا ہے، انتخابات کے طریقہ کار کے ذریعے پارلیمنٹ اور ریاستی قانون سازوں میں لوگوں کی نمائندگی کو پیش کرتا

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے۔اور، کسی انتخابی مشینری کو عمل میں لانے سے پہلے، تین تقاضے ہیں جن پر توجہ دینے کی ضرورت ہے،یعنی(1)انتخابات سے متعلق یااس سے متعلق تمام معاملات کے حوالے سے توضیعات بنانے والے قوانین اور قواعد کاایک مجموعہ ہوناچاہیے، اور یہ فیصلہ کیا جاناچاہیے کہ یہ قوانین اور قواعد کیسے بنائے جائیں۔(2)انتخابات کے مناسب انعقاد کو یقینی بنانے کی ذمہ داری ایک ایگزیکٹو پر ہونی چاہیے؛اور(3) انتخابات سے یااس سے متعلق پیدا ہونے والے تنازعات سے نمٹنے کے لیے ایک عدالتی ٹریبونل ہوناچاہیے۔آرٹیکل 327اور 328ان تقاضوں میں سے پہلے سے متعلق ہیں، آرٹیکل 324 دوسرے سے اور آرٹیکل 329 تیسرے تقاضے سے متعلق ہے۔"

ایک بار پھرجے کرشنا آئیر نے صفحہ 285پر مہندر سنگھ گل کے معاملے(اوپر)میں کہا:

"عالمگیر بالغ حق رائے دہی پر مبنی ایک آزاد اور منصفانہ انتخاب بنیادی ہے؛آزادانہ انتخابات کے انعقاد کی سمت میں کل اسکیم میں افعال کے ذخائراور قانون سازی،ایگزیکٹواور عدالتی کرداروں کی تقسیم کے ساتھ ریگولیٹری طریقہ کار وضاحتیں ہیں۔آئین کا حصہ XV اور عوامی نمائندگی ایکٹ، 1950(مختصر طور پر،1950ایکٹ)اور عوامی نمائندگی ایکٹ، 1951(مختصر طور پر،ایکٹ)،اس کے تحت بنائے گئے قواعد، جاری کردہ ہدایات اور تجویز کردہ مشقیں، ملک میں پارلیمانی اور اسمبلی انتخابات کو چلانے والے انتخابی قانون کے پیکیج کی تشکیل کرتی ہیں۔اعلیٰ اتھارٹی الیکشن کمیشن ہے، کنگ پن ریٹرننگ آفیسر ہے، مینیئنز پولنگ اسٹیشنوں میں پریذائیڈنگ آفیسر ہیں اور الیکٹورل انجینئرنگ وسیع قانون سازی کی توضیعات کے مطابق ہے۔"

انتخابات کا انعقاد الیکشن کمیشن کے ہاتھ میں ہے جس کے پاس آئین کے آرٹیکل 324 کے مطابق انتخابات کی نگرانی، ہدایات اور کنٹرول کا اختیار ہے۔ نتیجتاً اگر الیکشن کمیشن کی رائے ہے کہ کسی ریاست یااس کے کسی حصے کے خراب حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے آزادانہ اور منصفانہ انتخابات نہیں ہو سکتے تو اسے ملتوی کر دیں۔اس کے مطابق غیر متزلزل حالات کی وجہ سے آسام اور جموں وکشمیر کی ریاستوں میں انتخابات ملتوی کیے جا سکتے ہیں۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تاہم، یہ بتانا ہوگا کہ یہ طاقت بے لگام نہیں ہے۔ عوامی قانون کے حق کو متاثر کرنے والے اپنے افعال کا استعمال کرنے والے قانونی ادارے پر عدالتی نظرثانی اب بھی جائز ہوگا۔ ہم، اس مرحلے پر، عوامی قانون میں عدالتی دادرسائی کا مفید حوالہ دے سکتے ہیں '-کلائیولیوس، صفحہ 70:

""''عوامی قانون'' کی اصطلاح ماضی میں کم از کم دو معنوں میں استعمال ہوتی رہی ہے۔ سب سے پہلے، یہ عوامی قانون کے بنیادی اصولوں کا حوالہ دے سکتا ہے جو عوامی قانون کے اختیارات کے استعمال کو کنٹرول کرتے ہیں، اور جو یہ الزام لگانے کی بنیاد بناتے ہیں کہ ایک عوامی ادارہ غیر قانونی طور پر کام کر رہا ہے۔ یہ مشہور وڈنزبری اصول ہیں۔ اس لحاظ سے ایک عوامی قانون ''حق'' کو اس بات کو یقینی بنانے کے حق کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے کہ ایک عوامی ادارہ اپنے عوامی قانون کے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے قانونی طور پر کام کرے۔ حقوق کو چیلنج کے انفرادی سروں کے سلسلے میں بیان کیا جاسکتا ہے، مثال کے طور پر، اس بات کو یقینی بنانے کا حق کہ قدرتی انصاف کا مشاہدہ کیا جائے، یا اس بات کو یقینی بنانا کہ فیصلہ متعلقہ غیر متعلقہ تحفظات پر مبنی ہے، یا یہ قانون کے ذریعہ مجاز مقصد کے لیے لیا گیا ہے، یا ویڈنزبری غیر معقول نہیں ہے۔ II، ''عوامی قانون'' سے مراد وہ علاج ہو سکتے ہیں جو ایک فرد طاقت کے غیر قانونی استعمال کو منفی کرنے کے لیے حاصل کر سکتا ہے۔ یہ بنیادی طور پر ایسی دادرسائی ہیں جو غیر قانونی فیصلوں کو الگ کرنے، یا غیر قانونی کارروائیوں کو روکنے، یا عوامی فرائض کی انجام دہی پر مجبور کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

ان دادرسائی میں اب عدالتی پروانہ، مینڈمس یا ممانعت کی خصوصی دادرسائی، اور عوامی اداروں پر عدالتوں کے نگران دائرہ اختیار سے متعلق عوامی قانون کے مقصد کے عدالتی پروانہ استعمال ہونے پر بیانات اور احکامات کی عام دادرسائی شامل ہیں۔

صفحہ 122 پر ایک بار پھر کہا گیا ہے:

'' قانون کسی عوامی ادارے پر مخصوص حالات میں کام کرنے کا فرض عائد کر سکتا ہے اور کسی فرد کو متعلقہ حقوق دے سکتا ہے۔ اب بھی یہ سوال ہو سکتا ہے کہ حالات موجود ہیں یا نہیں یا فرد نے اپنی اہلیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ سوال عوامی ادارے کو طے کرنے کا معاملہ ہو سکتا ہے۔ اگر عوامی ادارہ اپنے عزم پر پہنچنے میں قانون یا دیگر عوامی قانون کی کوئی غلطی کرتا ہے، تو عدالت اس عزم کو کالعدم قرار دے سکتی ہے۔''

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایک بار پھر مہندر سنگھ گل کے کیس (اوپر) کا بھی حوالہ دیا جا سکتا ہے جہاں قدرتی انصاف کے اصول کو آرٹیکل 324(1) میں شامل کیا گیا تھا۔ صفحہ 298 پر کہا گیا ہے:

" ہم متعلقہ آرٹیکل تحت سوالات کا فیصلہ کرتے ہیں، آرکینڈو کے طور پر نہیں، بلکہ اس موضوع پر ٹھوس اعلانات کے طور پر۔ وہ یہ ہیں:

(a)...

(b) چونکہ توضیع کا متن عمل کرنے سے پہلے سماعت کے بارے میں خاموش ہے، کیا آرٹیکل 324(1) میں فطری انصاف کے مطابق کام کرنے کی ذمہ داری کو شامل کرنا جائز ہے؟"

اس کا جواب صفحہ 298 اور 299 پر دیا گیا ہے:

" آرٹیکل 324، جو ہم نے پہلے مقرر کیا ہے، ایک مکمل توضیع ہے جو قومی اور ریاستی انتخابات کی پوری ذمہ داری عائد کرتی ہے اور اس لیے اس کام کو انجام دینے کے لیے ضروری اختیارات رکھتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ آرٹیکل 324 کو آئینی اسکیم اور 1950 کے ایکٹ اور 1951 کے ایکٹ کی روشنی میں پڑھنا ہے۔ سری راؤ اس حد تک درست ہیں کہ وہ اصرار کرتے ہیں کہ اگر مجاز قانون سازی آرٹیکل 327 میں تصور کی گئی ہے تو کمیشن خود کو نافذ کردہ نسخۂ ادویات سے آزاد نہیں کر سکتا۔ آخر کار، جیسا کہ میتھیو، جے نے اندرا گاندھی میں مشاہدہ کیا ہے: (اوپر)

" بھارتی کے معاملے (اوپر) میں اکثریت رکھنے والے کچھ ججوں کی رائے میں، قانون کی حکمرانی جمہوریت کے علاوہ آئین کا ایک بنیادی ڈھانچہ ہے۔

قانون کی حکمرانی کسی بھی شعبے میں من مانی سرکاری کارروائی کو خارج کرنے کے معنی میں حکومت کے پورے دائرے میں قانون کی روح کی وسعت کو پیش کرتی ہے۔" (صفحہ 523)

اور کمیشن پر جائز قانون کی بالادستی خود ہی بحث کرتی ہے۔ ہمارے آئینی نظام میں کوئی بھی "ریاست کے اندر ریاست" (خود مختار مطلق) نہیں ہو سکتا۔ یہ ماننا معقول ہے کہ کمشنر آرٹیکل 324

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے تحت مسلح قانون کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔اسی طرح،اس کے کام انصاف کے اصولوں کے تابع ہیں اور وہ من مانی طور پر کام نہیں کر سکتا۔غیر چیک شدہ طاقت ہمارے نظام کے لیے اجنبی ہے۔

اس کے باوجود،ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں جو قانون میں قانون سازوں کے لیے فراہم نہیں کیے گئے ہیں وہ نبی نہیں بلکہ عملیت پسند ہیں۔تو یہ ہے کہ آئین نے اچانک حالات سے نمٹنے کے لیے آرٹیکل 324 میں جامع التزام کیا ہے۔اس اختیار کا استعمال خود بے ہوشی سے نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی بدنیتی کے ساتھ،نہ ہی من مانی طور پر اور نہ ہی جانبداری کے ساتھ بلکہ قانون کی حکمرانی کے رہنما خطوط کے مطابق ہونا چاہیے اور نہ ہی صدارتی نوٹیفکیشن اور نہ ہی موجودہ قانون سازی کو مجروح کرنا چاہیے۔زائد کی وضاحت کرنا ضروری نہیں ہے؛کم غیر واضح چھوڑنے کے لیے ناکافی ہے۔آرٹیکل 324،ہمارے خیال میں،قانون سازی کے زیر قبضہ علاقوں میں کام کرتا ہے اور الفاظ 'نگرانی،سمت اور کنٹرول' کے ساتھ ساتھ 'تمام انتخابات کا انعقاد' وسیع ترین اصطلاحات ہیں۔بے شمار لوگ،جو اتنے صوفیانہ ہیں کہ ان کا درست اندازہ نہیں لگایا جا سکتا،آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے ہدف تک پہنچنے کے لیے فوری کارروائی کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔یہ استدلال کیا گیا ہے کہ اس سے جوابدہی کے دائرے سے باہر ایک آئینی آمریت پیدا ہو گی۔یہ مؤقف اختیار کیا گیا ہے کہ اس سے ایک ایسا آئینی آمر پیدا ہو جائے گا جو جوابدہی کے دائرے سے باہر ہو گا؛ایک فرینکینسٹائن کا دیو،جو نظام کو منتخب آمریت میں بدل سکتا ہے——ایسے مظاہر کی مثالیں تاریخ کے زخموں میں دیکھی جا سکتی ہیں۔اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ عدالتی شاخ،مناسب مرحلے پر،اپنی نیک طاقت کی طاقت کے ساتھ اور قانونی رہنما خطوط کے اہم تاروں کے اندر،دھوکہ دہی کو کال کر سکتی ہے،کارروائی کو کالعدم قرار دے سکتی ہے اور عمل میں نظم لا سکتی ہے۔چاہے ہم جمہوریت کی فتح کریں یا اس کا مذاق اڑائیں،اس کا انحصار آدمی پر اتنا ہی ہوتا ہے جتنا کہ عظیم قومی پارچمنٹ پر۔دوسرا،جب کمشنر جیسے اعلیٰ عہدیدار کے پاس وسیع اختیارات ہوتے ہیں تو قانون اس سے منصفانہ اور قانونی طور پر کام کرنے کی توقع کرتا ہے۔آرٹیکل 324 آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کو تیزی سے انجام دینے کے لیے تیار ہے۔مزید برآں،جیسا کہ ورینڈر [1958] ایس سی آر 308 اور ہری شنکر [1955] 1 ایس سی آر 380 میں کہا گیا ہے کہ اعلیٰ عہدیدار میں تفویض کردہ صوابدید کو مناسب طریقے سے استعمال کرنے کے لیے معقول طور پر انحصار کیا جا سکتا ہے،بدنیتی سے نہیں۔اگر اس کا غلط استعمال ہوتا ہے تو یقیناً پر عدالت کو اس قانون کو کالعدم قرار دینے کا اختیار حاصل ہے۔یہ اچھی طرح سے قائم ہے اور کیس قانون کی مزید تصدیق کی ضرورت نہیں ہے۔مزید برآں،چندر چوڑ جسٹس کے انتباہ کو یاد رکھنا مفید ہے:

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"لیکن رائے دہندگان اس امید پر جی رہے ہیں کہ ایک مقدس طاقت کا اتنا کھلم کھلا غلط استعمال نہیں کیا جائے گا اور تاریخ کی حرکت پذیر انگلی ان نتائج سے خبردار کرتی ہے جو لا محالہ اس وقت ہوتے ہیں جب مطلق اقتدار بالکل خراب ہو گیا ہو۔ بدکاری کا خوف طاقت کا امتحان نہیں ہے۔"

صفحہ 307 پر کہا گیا ہے:

"کوئی بھی اس بات سے انکار نہیں کرے گا کہ ہماری جمہوری اسکیم میں الیکشن کمیشن ایک مرکزی شخصیت اور ایک اعلی عہدیدار ہے۔ جو اختیار اُس کو دیا گیا ہے، وہ عمومی طور پر دانشمندی سے استعمال کیا جائے گا، نہ کہ غیر محتاط انداز میں؛ تاہم، لارڈ کیمڈن کے الفاظ دہراتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ وسیع اختیارات، اگر قانونی اصولوں اور ادارہ جاتی نگرانی سے خالی ہوں، تو جابر نتائج پیدا کر سکتے ہیں، خواہ وہ کسی اعلیٰ عہدے دار کے پاس ہی کیوں نہ ہوں۔ قانونی دائرہ بندی میں 'وی آئی پی' رعایتوں کی بنیاد پر نرمی برتنا الٹا بھی پڑ سکتا ہے۔ قدرتی انصاف طاقت کے استعمال پر ایسی ہی ایک روک ہے۔"

نتیجہ خیز موقف یہ ہے کہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آرٹیکل 324 کے تحت اختیارات کا استعمال مکمل طور پر ناقابل جائزہ نہیں ہے۔ نظر ثانی کا انحصار ہر مقدمے کے حقائق اور حالات پر ہو گا۔

ہمیں رٹ پٹیشنوں میں بالکل کوئی قابلیت نہیں ملتا جو اس طرح شروع میں طور پر مسترد کی جاتی ہیں۔

درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔